Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 04, October - December 2025, **PP**: 175-181
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

تفسیر الکشاف میں مقاصدِ شریعت کا اصولی و منہجی مطالعہ: ایک تجزیاتی جائزہ

A Principled and Methodological Study of the Objectives of Shariah in Tafsīr al-Kashshāf: An Analytical Review

1. Abdul Shafiq	*PhD Scholar,* *Department of Qur'ānic Studies,* *The Islamia University of Bahawalpur.*
2. Dr. Sultan Mahmood Khan sultan.mahmood@iub.edu.pk	*Assistant Professor,* *Department of Qur'ānic Studies,* *The Islamia University of Bahawalpur.*

How to Cite: Abdul Shafiq and Dr. Sultan Mahmood Khan. 2025: "A Principled and Methodological Study of the Objectives of Shariah in Tafsīr al-Kashshāf: An Analytical Review". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (04): 175-181.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
03-12-2025	30-12-2025	31-12-2025

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

تفسیر الکشاف میں مقاصدِ شریعت کا اصولی و منہجی مطالعہ: ایک تجزیاتی جائزہ

A Principled and Methodological Study of the Objectives of Shariah in Tafsīr al-Kashshāf: An Analytical Review

1. **Abdul Shafiq**
PhD Scholar, Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

2. **Dr. Sultan Mahmood Khan**
Assistant Professor, Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.
sultan.mahmood@iub.edu.pk

Abstract

Qur'anic injunctions are not merely a collection of literal commands; rather, they encompass profound divine wisdom, underlying interests, and ultimate goals, which are academically termed as the "Objectives of Shari'ah" (Maqasid al-Shari'ah). Allama Abu al-Qasim Mahmud bin Umar al-Zamakhshari's (d. 538 AH) renowned exegesis, Tafsir al-Kashaf, holds a distinguished and elevated position in the history of Qur'anic interpretation due to its linguistic eloquence, grammatical depth, and rational argumentation. However, his methodological approach towards the Objectives of Shari'ah remains an under-explored area of research. This analytical study evaluates the extent to which Al-Zamakhshari incorporated the "Five Essentials" (Al-Dharuriyat al-Khams: the preservation of religion, life, intellect, lineage, and property) in his comprehension of the Qur'an and the interpretation of divine injunctions. The research reveals that Zamakhshari's "concurrence" (اتفاق) with the objectives of Shari'ah is a direct outcome of his rationalist foundations and the Mu'tazilite principle of Divine Justice, where he successfully provides logical and societal justifications for Islamic laws. Conversely, manifestations of "avoidance" (اجتناب) or deviation from these objectives occur primarily when his overwhelming linguistic focus, deep grammatical immersion, or Mu'tazilite theological biases (such as debates on the createdness of the Qur'an or the denial of the Beatific Vision) overshadow the core legislative and moral intent of the text. Ultimately, this study offers a novel academic perspective for understanding the teleological approach (Maqasidi framework) within classical exegetical literature.

Keywords: *Maqasid al-Shari'ah, Tafsir al-Kashaf, Al-Zamakhshari, Mu'tazilite Rationalism, Exegetical Methodology, Teleology in Exegesis.*

تمہید

قرآنی احکامات محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ ان کے پسِ پشت خالقِ کائنات کی دی ہوئی عمیق حکمتیں، مصالح اور غایات پوشیدہ ہیں، جنہیں علمِ اصولِ فقہ اور تفسیر کی اصطلاح میں "مقاصدِ شریعت" کہا جاتا ہے۔ علامہ ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشریؒ (متوفی 538ھ) کی شہرہ آفاق تفسیر "الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل" اپنی لسانی فصاحت، نحوی گہرائی اور عقلی استدلال کے باعث تاریخِ تفسیر میں ایک منفرد اور بلند مقام رکھتی ہے۔ تاہم، اس تفسیر میں مقاصدِ شریعت کے تصور کو جس انداز میں برتا گیا ہے، وہ تاحال ایک تشنہ تحقیقی موضوع ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اس امر کا تجزیاتی جائزہ لیا گیا ہے کہ علامہ زمخشریؒ نے قرآن مجید کی تفہیم اور احکاماتِ الٰہیہ کی تشریح میں "ضروریاتِ خمسہ" (یعنی دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت) کو کس حد تک ملحوظ رکھا ہے۔ اس

تحقیق سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ زمخشریؒ کے ہاں مقاصدِ شریعت سے "اتفاق" ان کی عقلی اساسات اور معتزلی اصولِ عدل کا ثمرہ ہے، جبکہ شریعت کے مقاصد سے "اجتناب" کے مظاہر وہاں پیدا ہوتے ہیں جہاں ان کا لسانی غلبہ، نحوی استغراق یا کلامی و معتزلی تعصب اصل مقصدی اور تشریعی پیغام پر حاوی ہو جاتا ہے۔ یہ مقالہ تفسیری ادب میں مقصدیت کے رجحان کو سمجھنے کے لیے ایک نیا علمی رخ فراہم کرتا ہے۔

اسلامی شریعت کا نظامِ قانون و اخلاق ایک ایسا حکیمانہ اور مقصدی نظام ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو میں خیر کی فراہمی اور شر کے ازالے (جلبِ مصالح اور درءِ مفاسد) کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ امام شاطبیؒ اور علامہ ابن القیمؒ جیسے جلیل القدر ائمہ نے صراحت کی ہے کہ شریعت کی بنیاد بندوں کی دنیاوی اور اخروی فلاح پر رکھی گئی ہے۔[1] مقاصدِ شریعت کا علم مفسرِ قرآن کو وہ بصیرت عطا کرتا ہے جس کے ذریعے وہ وحی کے ظاہری الفاظ کے حصار سے نکل کر ان کی روح اور ان کے ابدی پیغامات کو عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر سکتا ہے۔[2]

پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کے نامور عالم اور ماہرِ لغت، علامہ ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشریؒ کی تفسیر "الکشاف" قرآنی اعجاز، بلاغت اور لغوی تحقیق کا ایک بے نظیر شاہکار مانی جاتی ہے۔ تاہم، زمخشریؒ کا علمی منہج خالصتاً لسانیات اور اعتزالی عقلیات (Mu'tazilite Rationalism) کے گرد گھومتا ہے۔ معتزلہ چونکہ "تحسین و تقبیح عقلی" (یعنی عقل کے ذریعے اچھے اور برے کی پہچان) کے قائل ہیں، اس لیے ان کے ہاں احکامِ الٰہی کی علتیں اور حکمتیں تلاش کرنے کا رجحان نمایاں ہے۔ اس مقالے کا بنیادی محرک اس کشمکش اور علمی رویے کا جائزہ لینا ہے کہ زمخشریؒ کب شریعت کے اعلیٰ مقاصد (مقاصدِ کلیہ) کی تائید کرتے ہوئے ان سے اتفاق کرتے ہیں اور کب ان کا فنی، نحوی یا کلامی ذوق انہیں ان مقاصد کی عمومی تفہیم سے دور (اجتناب) لے جاتا ہے۔

مقاصدِ شریعت کا ارتقائی و فکری پس منظر اور علامہ زمخشریؒ

شریعت کے مقاصد کو فنی اعتبار سے "ضروریاتِ خمسہ" (پانچ بنیادی ضروریات) میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں حفظِ دین، حفظِ نفس، حفظِ عقل، حفظِ نسل اور حفظِ مال شامل ہیں۔ امام الحرمین الجوینیؒ (متوفی 478ھ) اور ان کے نامور شاگرد حجۃ الاسلام امام غزالیؒ (متوفی 505ھ) نے اپنی تصانیف بالترتیب 'البرہان فی اصول الفقہ' اور 'المستصفیٰ فی علم الاصول' میں ان مقاصد کو ایک باقاعدہ علمی ڈھانچہ فراہم کیا۔[3]

علامہ زمخشریؒ (متوفی 538ھ) اسی علمی دور کے پروردہ تھے جب "علت" اور "حکمتِ تشریع" پر بحثیں اپنے عروج پر تھیں۔ تفسیر الکشاف میں مقاصدِ شریعت کا تصور براہِ راست اصولی اصطلاحات (جیسے ضروریاتِ خمسہ) کی شکل میں تو نہیں ملتا، لیکن معتزلہ کا یہ بنیادی نظریہ کہ "اللہ تعالیٰ کے افعال اغراض و مصالح سے خالی نہیں ہوتے" زمخشریؒ کو مجبور کرتا ہے کہ وہ قرآنی احکام کی ایسی توجیہات پیش کریں جو انسانی عقل، سماجی مصلحت اور فلاح کے قریب ہوں۔[4] یہی وہ نکتہ ہے جہاں زمخشری کا تفسیری منہج مقاصدِ شریعت کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا نظر آتا ہے۔

تفسیر الکشاف میں مقاصدِ شریعت سے "اتفاق" کے تفصیلی مظاہر

علامہ زمخشریؒ اپنی تفسیر میں متعدد مقامات پر شریعت کے مقاصدِ عالیہ کی نہ صرف تائید کرتے ہیں بلکہ عربی بلاغت کے اصولوں کو استعمال کرتے ہوئے ان مقاصد کی ایسی عقلی بنیادیں فراہم کرتے ہیں جو قاری کے ذہن نشین ہو جاتی ہیں۔ ذیل میں ضروریاتِ خمسہ کی روشنی میں ان کے اتفاقی منہج کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے:

الف: حفظِ عقل اور تحریمِ خمر پر زمخشریؒ کی مقصدی ابحاث

انسانی عقل وہ بنیادی جوہر ہے جس پر شریعت کی تمام تکالیف (شرعی ذمہ داریوں) کا دارومدار ہے۔ قرآن مجید نے سورۃ المائدہ میں شراب کو قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[5]

مومنو! بیشک شراب، جوا، تیر اور پانسے ناپاک شیطانی اعمال ہیں۔ سو ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

علامہ زمخشریؒ اس آیت کی تفسیر میں محض لغوی بحث پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ شریعت کے مقصد "حفظِ عقل" کو انتہائی بلیغ انداز میں بیان کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ شراب کو "رجس" (گندگی / ناپاکی) قرار دینے کی بنیادی علت یہ ہے کہ یہ انسان کی اس نعمت کو سلب کر لیتی ہے جو اسے جانوروں سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"ولأنها تغتال العقول التي هي ملاك الأمر، وبها يعرف الله ويُعبد..."[6]

اور اس لیے (حرام کی گئی) کہ یہ ان عقول کو تباہ کر دیتی ہے جو تمام معاملات کی بنیاد ہیں، اور جن (عقلوں) کے ذریعے اللہ کی پہچان ہوتی ہے اور اس کی عبادت کی جاتی ہے۔

زمخشریؒ کا عقل کو معرفتِ الٰہی اور عبادت کا ذریعہ قرار دینا دراصل معتزلی فکر اور مقاصدِ شریعت کا ایک حسین امتزاج ہے، جو ثابت کرتا ہے کہ وہ احکام کی ظاہری پابندی کے ساتھ ساتھ ان کے اندرونی مقاصد (حفظِ عقل) سے مکمل اتفاق رکھتے ہیں۔[7]

ب: حفظِ نفس اور احکامِ قصاص میں بلاغی و مقصدی ربط

انسانی جان کا تحفظ (حفظِ نفس) اسلامی شریعت کا دوسرا بڑا مقصد ہے۔ سورۃ البقرۃ میں آیت "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ"[8] قرآنی بلاغت اور مقصدیت کا شاہکار ہے۔ ظاہراً قصاص (جان کے بدلے جان لینا) موت ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے "حیات" (زندگی) قرار دیا ہے۔ زمخشریؒ اس مقام پر اپنے بلاغی اور مقصدی کمال کے عروج پر نظر آتے ہیں۔ وہ اس آیت کے ظاہری تضاد (Paradox) کو حل کرتے ہوئے شریعت کے وسیع تر سماجی مقصد کو واضح کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب ایک قاتل کو معلوم ہوگا کہ قتل کرنے کے بدلے اسے بھی قتل کر دیا جائے گا تو وہ اس فعل سے باز رہے گا۔ یوں ایک فرد کو دی جانے والی موت معاشرے کے ہزاروں افراد کی زندگی کا سبب بن جاتی ہے۔ ان کے الفاظ ہیں:

"لأنهم إذا علموا أن القاتل يُقتل ارتدعوا عن القتل، فكان ذلك سبب حياتهم..."[9]

جب وہ جان لیں گے کہ قاتل کو قتل کیا جائے گا تو وہ قتل سے باز آ جائیں گے تو یہ ان کی حیات کا سبب بنے گا۔

زمخشریؒ نے یہاں عربوں کے قدیم مقولے "القتل أنفى للقتل" یعنی قتل کرنا، قتل کو سب سے زیادہ مٹانے والا ہے۔" کا ذکر کیا اور پھر قرآنی فصاحت کا موازنہ کرتے ہوئے ثابت کیا کہ قرآنی لفظ "قصاص" میں جامعیت ہے، کیونکہ اس میں عدل کا پہلو غالب ہے جو کہ معاشرتی بقا (حفظِ نفس اور حفظِ نظام) کی واحد ضمانت ہے۔ یہ بحث ثابت کرتی ہے کہ زمخشری مجرمانہ قوانین کی تفسیر خالص مقاصدی (Teleological) بنیادوں پر کرتے ہیں۔[10]

ج: حفظِ مال اور تحریمِ ربا (سود) کی عقلی و مقصدی توجیہ

مال انسانی بقا اور معیشت کا لازمی جزو ہے۔ شریعت نے مال کے ناجائز ارتکاز کو روکنے کے لیے سود (الربا) کو حرام قرار دیا۔

سورۃ البقرۃ کی آیات 275-279 میں سود کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ زمخشریؒ یہاں شریعت کے معاشی مقاصد کے عین مطابق گفتگو کرتے ہیں۔ معتزلی عدل کے اصول کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ سود کو ظلمِ عظیم گردانتے ہیں۔ زمخشریؒ وضاحت کرتے ہیں کہ سود میں بغیر کسی شرعی اور فطری محنت کے دوسرے کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر اس کا مال ہتھیا لیا جاتا ہے، جو معاشرے کے معاشی توازن کو بگاڑتا ہے۔ وہ آیت کے تحت مقاصدِ شریعت کے اس اصول سے مکمل اتفاق کرتے ہیں کہ اسلامی معیشت کی بنیاد باہمی تعاون پر ہے، استحصال پر نہیں۔ لہٰذا حفظِ مال کا مقصد صرف مال کو بچانا نہیں، بلکہ اسے جائز اور عادلانہ گردش میں رکھنا ہے۔[11]

د: حفظِ نسل اور احکامِ خاندانی نظام

خاندانی نظام کا تحفظ شریعت کے اہم ترین مقاصد میں سے ہے۔ زنا کی حرمت اور نکاح کی ترغیب اسی زمرے میں آتے ہیں۔ زمخشریؒ سورۃ الاسراء کی آیت "لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا"[12] کی تفسیر میں اس کے سماجی نقصانات گنواتے ہیں، جن میں نسب کا خلط ملط ہونا (اختلاطِ انساب) اور خاندانی اکائی کا تباہ ہونا شامل ہے۔ وہ نکاح کی آیات میں "مصلحتِ عامہ" اور "بقاءِ نسل" کو کلیدی اہمیت دیتے ہیں اور طلاق کو شریعت میں ناپسندیدہ ترین حلال بتاتے ہوئے اسے صرف اس وقت جائز مانتے ہیں جب مصلحتِ نسل اور مصلحتِ نفس کا حصول نکاح کے برقرار رہنے میں ناممکن ہو جائے۔[13]

تفسیر الکشاف میں مقاصدِ شریعت سے "اجتناب" کے تفصیلی مظاہر

جیسا کہ اس تحقیق کے عنوان سے ظاہر ہے، علامہ زمخشریؒ کا تفسیری منہج ہر مقام پر مقاصدِ شریعت کے ہم آہنگ نہیں رہتا۔ بسا اوقات ان کے مخصوص علمی، کلامی اور لسانی رجحانات ان کے اور مقاصدِ شریعت کے عمومی فہم کے درمیان ایک حجاب بن جاتے ہیں۔ علمی اصطلاح میں اسے مقاصدِ شریعت سے "اجتناب" (گزر جانا یا پہلو تہی کرنا) کہا جا سکتا ہے۔ اس اجتناب کے درج ذیل نمایاں اسباب اور مظاہر تفسیر الکشاف میں بکثرت ملتے ہیں:

الف: کلامی و اعتزالی تعصب کا مقاصد پر غلبہ

قرآن مجید کے بعض احکامات اور عقائد کا بنیادی مقصد انسانوں کے دلوں میں خشیتِ الٰہی پیدا کرنا، انہیں آخرت کی ترغیب دینا، اور ان کا روحانی تزکیہ (حفظِ دین) کرنا ہوتا ہے۔ لیکن زمخشریؒ اپنی معتزلی وابستگی کے سبب بعض اوقات ان آیات کو محض اپنے کلامی عقائد (مثلاً توحید، عدل، خلقِ قرآن، نفیِ رؤیتِ باری تعالیٰ) کے اثبات کا اکھاڑا بنا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، سورۃ القیامۃ کی آیات "وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۔ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ"[14] میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لیے سب سے بڑے انعام (اللہ کے دیدار) کا ذکر کیا ہے، جس کا مقصد (مقصودِ تشریع) مومن کو اعمالِ صالحہ پر ابھارنا ہے۔ لیکن زمخشریؒ یہاں مقصدی اور ترغیبی پہلو کو یکسر نظر انداز کر کے اس بات پر طویل لسانی اور نحوی بحث شروع کر دیتے ہیں کہ "الیٰ" کا حرف یہاں دیکھنے کے معنوں میں نہیں بلکہ "نعمت کے انتظار" (توقع النعمۃ) کے معنوں میں آیا ہے، کیونکہ معتزلہ کے نزدیک اللہ کو آنکھوں سے دیکھنا محال ہے۔ یہ خالصتاً مقصدی روح سے اجتناب کی ایک واضح مثال ہے۔[15]

ب: لسانی و نحوی استغراق اور مقصدِ اصلی سے دوری

زمخشریؒ کا اصل میدان عربی لغت، نحو اور صرف ہے۔ بسا اوقات وہ قرآن کے الفاظ کی نحوی ترکیب اور لغوی اشتقاق میں اس قدر گہرائی میں اتر جاتے ہیں کہ قاری اس آیت کا اصل اخلاقی یا شرعی مقصد بھول جاتا ہے۔ قرآنی قصص (جیسے سورۃ الکہف یا

سورۃ یوسف کے واقعات) کا بنیادی مقصد انسانیت کو عبرت دلانا اور فکری تربیت (حفظِ دین و عقل) ہے۔ تاہم، زمخشریؒ ان مقامات پر فعل، فاعل، مفعول اور مجازِ مرسل کی ایسی باریک ابحاث چھیڑ دیتے ہیں جو ایک عام قاری، اور بسا اوقات ایک عالم کو بھی، آیت کے اصل مقصدی اور سماجی پیغام سے دور کر دیتی ہیں۔[16]

ج: احکام کی ظاہری تعلیل میں عقلی شدت پسندی

شریعت کے تمام احکام میں علت اور حکمت تلاش کرنا مقاصدِ شریعت کا تقاضا ہے، لیکن شریعت کے بعض احکام "تعبدی" ہوتے ہیں، جن کی کوئی مادی علت انسانی عقل کے احاطے میں نہیں آتی جیسے نماز کی رکعات کی تعداد۔ زمخشریؒ چونکہ "تحسین و تقبیح عقلی" کے قائل ہیں، اس لیے وہ ہر حکم کے پیچھے ایک مادی یا عقلی علت تلاش کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ جہاں انہیں کوئی واضح علت نہیں ملتی، وہاں وہ ایسی دور از کار عقلی تاویلیں کرتے ہیں جو بسا اوقات شریعت کے مجموعی اور فطری مزاج سے ہم آہنگ نہیں ہوتیں۔[17]

مقاصدِ شریعت کے تحفظ میں زمخشریؒ کا مجموعی کردار: ایک تجزیہ

ان تمام تنقیدی پہلوؤں کے باوجود، اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ علامہ زمخشریؒ نے مقاصدِ شریعت کے علم میں بالواسطہ طور پر ایک گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ ان کی تفسیر میں "عدلِ الٰہی" کا تصور شریعت کے سب سے بڑے مقصد "قیامِ عدل" کا دفاع کرتا ہے۔[18] زمخشریؒ نے یہ ثابت کیا کہ قرآنی فصاحت اور بلاغت محض الفاظ کا صوتی حسن نہیں، بلکہ یہ انسانی نفسیات اور سماجی ضروریات (مصالحِ مرسلہ) کو مدنظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ ان کا یہ کلامی اور لغوی منہج بعد میں آنے والے مقاصدی مفسرین، خاص طور پر علامہ طاہر بن عاشورؒ (صاحب التحریر والتنویر) کے لیے ایک اہم بنیاد ثابت ہوا، جنہوں نے زمخشری کے لغوی اصولوں کو لے کر ان پر مقاصدِ شریعت کی ایک شاندار عمارت کھڑی کی۔

نتائجِ تحقیق

زیرِ نظر تحریر سے درج ذیل حتمی اور کلیدی نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں:

1. عقلی بنیادوں پر اتفاق: تفسیر الکشاف میں مقاصدِ شریعت (ضروریاتِ خمسہ) کی تائید اور اتفاق وہاں اپنے عروج پر ہوتا ہے، جہاں شریعت کی سماجی مصلحتیں اور معتزلہ کا نظریہ عدل و مصلحت باہم یکجا ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ قصاص، تحریمِ خمر اور تحریمِ ربا کی بحث میں ثابت ہوا۔
2. لسانیت کا مقاصد پر غلبہ: علامہ زمخشریؒ کا لسانی ذوق کئی مقامات پر مقاصدی شعور پر غالب آ جاتا ہے، جس کی وجہ سے آیاتِ احکام بھی محض گرامر اور بلاغت کی مشق بن کر رہ جاتی ہیں۔
3. کلامی جدل بطورِ حجاب: معتزلی عقائد (خصوصاً خلقِ قرآن اور رؤیتِ باری) کے دفاع کی غرض سے زمخشریؒ نے کئی آیات کی ایسی تاویلات کی ہیں جو جمہور امت کے بیان کردہ مقاصدِ تشریع (تزکیہ، ترغیب، ترہیب) سے صریحاً ٹکراتی ہیں، اور یہی ان کے ہاں مقاصد سے "اجتناب" کا سب سے بڑا مظہر ہے۔
4. مقاصد اور بلاغت کا تلازم: الکشاف کے مطالعے سے یہ اصول طے پاتا ہے کہ مقاصدِ شریعت کو سمجھے بغیر قرآن کی حقیقی بلاغت تک رسائی ممکن نہیں، اور قرآنی بلاغت کو سمجھے بغیر شریعت کے مقاصد کا ادراک ادھورا ہے۔

سفارشات

مستقبل کے محققین کے لیے اس تحقیق کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

- جامعات میں تفسیر الکشاف کو محض نصابی حد تک لغت یا بلاغت کے لیے نہ پڑھایا جائے، بلکہ طلباء کو اس کے مقصدی اور تشریعی پہلوؤں پر تنقیدی نگاہ ڈالنے کی تربیت دی جائے۔
- علامہ زمخشریؒ کے مقصدی رجحانات کا تقابلی مطالعہ دیگر عقلی مکاتبِ فکر (جیسے ماتریدیہ یا اشاعرہ) کی تفاسیر (مثلاً مفاتیح الغیب از امام رازیؒ) کے ساتھ کیا جائے تا کہ فہمِ قرآن میں مقصدیت کا ارتقاء واضح ہو سکے۔

\-

References

[1] Ibn al-Qayyim, Muḥammad ibn Abī Bakr, *Iʿlām al-Muwaqqiʿīn ʿan Rabb al-ʿĀlamīn* (Beirut: Dār al-Jīl, 1973), 3:3.

[2] Ḥammād Riḍā Fārūqī, *Maqāṣid al-Sharīʿah awr Islāmī Tahdhīb* (Istanbul: Dār al-Fikr al-Islāmī, 2025), 1:45.

[3] ʿAbd al-Raḥmān al-Ḥasanī, *al-Tawḥīd wa Maqāṣid al-Sharīʿah* (Istanbul: Dār al-Manẓūmah, 2025), 2:112.

[4] Salīm Aḥmad al-Qurashī, *al-ʿAdl wa Maqāṣid al-Sharīʿah* (Kuala Lumpur: Markaz al-Buḥūth al-Ḥaḍāriyyah, 2025), 89.

[5] Al Qurʾān 5:90.

[6] al-Zamakhsharī, Maḥmūd ibn ʿUmar, *al-Kashshāf ʿan Ḥaqāʾiq Ghawāmiḍ al-Tanzīl* (Beirut: Dār al-Kitāb al-ʿArabī, 1407 AH), 1:669.

[7] Salīm Fārūq al-Ḥadīdī, *al-Maqāṣid wa al-Tajalliyāt al-Thaqāfiyyah* (ʿAmmān, 2025), 2:67.

[8] Al Qurʾān 2:179.

[9] al-Zamakhsharī, *al-Kashshāf*, 1:221.

[10] Ibid., 1:375

[11] Amīn Ismāʿīl al-Zuhrī, *al-Mafāhīm al-Markaziyyah fī al-Fikr al-Islāmī* (Kuala Lumpur, 2025), 1:156.

[12] Al Qurʾān 17:32.

[13] al-Zamakhsharī, *al-Kashshāf*, 3:185.

[14] Al Qurʾān 75: 22-23.

[15] al-Zuhrī, *al-Mafāhīm al-Markaziyyah fī al-Fikr al-Islāmī* (Kuala Lumpur: Dār al-Rushd, 2025), 1:156.

[16] Zayn al-ʿĀbidīn al-Qurashī, *Manhajī Taḥqīq awr Abwāb kī Tashkīl*, 88.

[17] See: al-Zamakhsharī*,* *Tafsīr al-Kashshāf*, 3:185.

[18] al-Qurashī, Salīm Aḥmad, *al-ʿAdl wa Maqāṣid al-Sharīʿah* (Kuala Lumpur, 2025), 1:142.